بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔11 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ: رشید الدین، عاصم شہزاد، ماہ۔وفا۔ھش،1385 بمطابق۔جولائی2006ء شمارہ نمبر7

احکام خداوندی

قُل اِن تُخفُوا مَافِي............بِالعِبَادِ ☆

.ال عـــمـــران، آیت (31.30) ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔

30۔تو کہہ دے خواہ تم اسے چھپاؤ جو تمھارے سینوں میں ہے یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے جان لے گا۔اور وہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

31۔جس دن ہر جان جو نیکی بھی اُس نے کی ہوگی اُسے اپنے سامنے حاضر پائے گی اور اُس بدی کو بھی جو اُس نے کی ہوگی۔وہ تمنا کرے گی کہ کاش اس کے اور اس (بدی) کے درمیان بہت دُور کا فاصلہ ہوتا۔اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے خبردار کرتا ہے۔حالانکہ اللہ بندوں سے بہت مہربانی سے پیش آنے والا ہے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک مثالی قبرستان کی تجویز

میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے لیے ایک زمین تلاش کی جاوے جو قبرستان ہو، یادگار ہو اور عبرت کا مقام ہو۔۔۔۔عام قبروں پر جا کر کیا اثر ہوگا جن کو جانتے ہی نہیں، لیکن جو دوست ہیں اور پارسا طبع ہیں ان کی قبریں دیکھ کر دل نرم ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اس جماعت کو بہ ہیئتِ مجموعی دیکھنا مفید ہوگا۔۔۔۔۔۔عجیب مؤثر نظارہ ہوگا جو زندگی میں ایک جماعت تھے مرنے کے بعد بھی ایک جماعت ہی نظر آئے گی۔یہ خوب ہے۔۔۔۔۔۔۔جو لوگ صالح معلوم ہوں ان کی قبریں دُور نہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔صلحاء کے پہلو میں دفن بھی ایک نعمت ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم، صفحہ 586,587)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۲۷ویں سالانہ اجتماع کا ''مئی مارکیٹ'' میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ انعقاد

حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، کی اجتماع میں بنفس نفیس شمولیت

علمی مقابلہ جات کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات کے دلچسپ مناظر

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۲۷ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح 9/جون کو دوپہر 13:55 پر حضورِ اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے خدام الاحمدیہ کو لہرا کر فرمایا۔

پرچم کشائی کی اس تقریب کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑے ٹینٹ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔بعدازاں حضورِ انور نے نماز جمعہ وعصر پڑھائیں۔

نماز جمعہ کے بعد خدام اور اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔جو پروگرام کے مطابق مکمل ہوئے۔اسی طرح شام سات بجے سے آٹھ بجے تک حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی واقفینِ نو کے ساتھ اور آٹھ بجے سے نو بجے تک طلباء کے ساتھ میٹنگ کا انعقاد ہوا۔جس میں تقریباً ساڑھے تین سو طلباء شامل ہوئے۔

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز بھی نمازِ تہجد و فجر سے ہوا۔نماز، فجر کے بعد درس قرآن کا اہتمام کیا گیا۔نیز خدام اور اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات جاری رہے۔علمی مقابلہ جات میں خاص طور پر بعد نماز ظہر وعصر فائنل مقابلہ جات تھے جن میں حسنِ قراءت، نظم اردو اور نظم جرمن شامل تھے۔یہ سیشن مکرم ومحترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی صدارت میں ہوا۔بعدازاں محترم امیر صاحب نے حاضرین کو نماز باجماعت، اجتماع کی اہمیت اور مطالعۂ کتب کی طرف توجہ دِلائی۔اسی طرح محترم مبلغ انچارج صاحب جرمنی نے احباب کو نظامِ وصیّت میں شمولیّت کی طرف توجہ دلائی۔

ورزشی مقابلہ جات کے دوران حضورِ انور نے تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

دوسرے دن کا خاص پروگرامِ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے عہدیداران کی گرِل پارٹی تھی جس میں حضورانور نے ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔

اجتماع کے تیسرے دن کا آغاز بھی نمازِ تہجد و فجر سے ہوا۔صبح 9.00 بجے خدام اور اطفال کے فائنل علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات کے دوران حضورِ انور نے تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بلغاریہ سے تشریف لائے ہوئے وفد کا جرمنی میں مقیم غیر پاکستانی نومبائعین کے مابین رسہ کشی کا ایک دلچسپ مقابلہ ہوُا۔اور اسی طرح حضورِ انور کی خواہش پر نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور ریجنل قائدین مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے مابین رسہ کشی کا دلچسپ مقابلہ ہوُا۔ امسال اجتماع کے موقع پر ریلوے سٹیشن سے اجتماع گاہ تک خصوصی ٹرین کا انتظام کیا گیا۔مقامِ اجتماع پر گراؤنڈز نہ ہونے کی وجہ سے گھاس کا انتظام کر کے خود گراؤنڈ تیار کئے گئے۔اسی طرح کبڈی کی گراؤنڈ کے لئے مٹی کا انتظام کیا گیا۔

حضورِانور نے آخری خطاب سے پہلے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔اپنے خطاب میں آپ نے فرمایا کہ اجتماع کی غرض علمی اور جسمانی ترقی حاصل کرنا ہے، کھیل کا مقصد ہے کہ جماعت کے لیے مفید وجود بنائے جائیں، آپ نے نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنے پیدا کرنے والے کی پہچان کریں، احمدیت کا چمکتا ہوا ستارہ بن جائیں، گھر میں بیٹھ کر ٹی وی یا لغو کاموں وغیرہ کی بجائے صحت مند وجود بن جائیں، سچائی پر قائم رہنا ہے، حضورِ انور نے آنحضرت ﷺ

باقی صفحہ نمبر ۴ پر

جلسہ سیرت النبی ﷺ اور جلسہ یوم خلافت

مورخہ 20.5.06 بروز ہفتہ مسجد ''بیت الحبیب'' کیل میں جلسہ سیرت النبی ﷺ اور جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔جلسے کی کارروائی 11.00 بجے زیر صدارت مکرم مولانا منیر احمد منوّر صاحب شروع ہوئی۔تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب نے کیا اور جرمن ترجمہ مکرم سلمان محمود صاحب نے کیا۔

اس کے بعد اطفال نے اردو ترجمہ کے ساتھ احادیث پڑھیں جن کو جرمن ترجمہ کے ساتھ بیمر پر بھی دکھایا گیا۔آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت مسیح موعودؑ کا کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' ترنم سے مکرم شہاب الدین صاحب نے پڑھا۔اس کے بعد مکرم و محترم ساجد احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ نے ''آنحضرت ﷺ کی سیرت'' کے چند پہلو بیان کیے۔آپ نے بتایا کہ سیرت النبی ﷺ بیان کرنے کے لیے جلسے کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1928ء میں ڈالی تھی۔مکرم مربی صاحب نے ''آنحضرت ﷺ کی توحید کے ساتھ سچی محبت'' کے متعلق بتایا نیز صلح حدیبیہ کے موقع پر عہد کو پورا کرنے کا واقع بھی سنایا۔مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے اس تقریر کا جرمن زبان میں خلاصہ پیش کیا۔نظم ''ہمارا خلافت پہ ایمان ہے'' مکرم طیّب صدیق صاحب نے پڑھی۔

باقی صفحہ نمبر ۳ پر

طنز و مزاح

اخباری رپورٹر

جوں ہی میں اپنی تقریر ختم کر چکا، وہ ہاتھ میں کھلی نوٹ بک اٹھائے سٹیج پر چڑھا اور لپک کر مجھ سے مخاطب ہوا! میں روزنامہ خیابان کا رپورٹر ہوں۔ بدقسمتی سے میں آپ کی تقریر نہ سن سکا۔ براہِ کرم اپنی تقریر کی چیدہ چیدہ باتیں بتا سکیں گے؟۔

میں نے کہا'' تو آپ تقریر کے وقت ہال میں موجود نہ تھے''؟ بولا جی نہیں۔ میں اس وقت ہاکی میچ دیکھ رہا تھا۔ پوچھا تو آپ ہاکی میچ بھی رپورٹ کرتے ہیں؟ کہنے لگا نہیں صاحب میں تو سینیئر آدمی ہوں ایسے چھچھورے کام نہیں کرتا، وہ تو میچ ذرا دھڑلے کا تھا۔ دیکھنے چلا گیا۔ ہاں تو آپ کا لیکچر کس موضوع پر تھا؟ کہا اس کا عنوان تھا'' سائنس کی حیرت انگیز پیش رفت''۔ بولا'' اچھا تو سائنس پر تھا''۔ اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے کچھ نوٹ بک پر لکھا لیکن جلد ہی رک گیا اور اچانک کہنے لگا ذرا حیرت کے ہجے تو بتا دیں۔ ح حلوے والی ہوتی ہے نا؟ '' جی ہاں بالکل حلوے والی'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا بولا میرا ابھی یہی خیال تھا۔

اب ذرا آپ کی تقریر کے متعلق میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کا مرکزی خیال کیا تھا؟ میرا مطلب ہے، 'خیر' مطلب تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے۔

کہا'' مرکزی خیال یہ تھا کہ ریڈیائی تابکاری ایٹم کی بناوٹ پر کیا روشنی ڈالتی ہے''۔ بولا ذرا ٹھہریں۔ میں نوٹ کرلوں .... ریڈیائی نابکاری .... میں نے دخل دیتے ہوئے اصلاح کی کوشش کی اور کہا '' نابکاری نہیں تابکاری''۔ 'شکریہ شکریہ' ریڈیائی تابکاری .... بناوٹی روشنی.......... وغیرہ وغیرہ ، جی ہاں میں سمجھ گیا۔ اس کے بعد اس نے نوٹ بک بند کر دی اور سوال کرنے لگا۔ کبھی پہلے بھی آپ یہاں آئے ہیں؟ جی نہیں۔ یہ میرا پہلا موقع ہے۔ کیا آپ کا قیام نئے ہوٹل میں ہے، جی ہاں۔ ہوٹل پسند آیا۔ بالکل بہت آرام دہ جگہ ہے۔ اُس نے نوٹ بک کھولی اور اس پر کچھ گھسیٹا۔ پھر اگلا سوال کیا۔ کیا آپ نے وہ نیا بوچڑ خانہ بھی دیکھا ہے جو ٹاؤن کمیٹی نے بنوایا ہے۔ نہیں دوست میں نے تو اس کے متعلق کچھ سنا بھی نہیں۔ جناب یہ ہمارے ملک میں سب سے بڑا مذبح ہے۔ آپ یقیناً اس کے متعلق کچھ کہنا چاہیں گے۔ بھئی میں نے اسے دیکھا ہی نہیں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اس نے کچھ نوٹ بک میں لکھا اور ذرا توقف سے بولا۔ آپ مقامی کمیٹی کے نئے سکینڈل کے متعلق کیا فرمائیں گے۔ مجھے کسی سکینڈل کا علم نہیں۔ کیا آپ کے خیال میں کمیٹی کے اکثر ممبر راشی ہیں۔ '' بھئی'' میں ان کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا۔ '' بالکل۔ بھلا آپ کو کیا معلوم! ویسے عام طور پر آپ کے خیال میں یہ لوگ راشی ہو سکتے ہیں یا نہیں؟'' میں نے کہا'' ہو تو سکتے ہیں، بلکہ بعض اوقات پارٹی بازی میں یہ چنڈال چچے بن جاتے ہیں۔ آہا ہا کیا بات کہہ دی آپ نے! چنڈال' چچے۔ بھئی واہ۔ رپورٹر جھوم اٹھا اور بولتا چلا گیا، بات ہوئی نا۔ چنڈال چچے! یہ چیز ہے جو ہمارے اخبار کے ماتھے پر زیور کی طرح سجے گی۔ لیکچروں میں کیا رکھا ہے خشک فارمولے اور مشکل مساواتیں۔ میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ اچانک اس نے اگلا سوال کر ڈالا'' کیا ان چنڈالوں نے مذبح کی تعمیر سے لاکھوں کے حساب سے ہاتھ رنگے ہوں گے''؟ نہیں میاں مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں، لیکن دیکھیں نا آپ کے خیال میں یہ بات ممکن تو ہے'' بھئی میں اس باب میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

چلیں اس بات کو یہیں رہنے دیتے ہیں۔ بہر حال بہت بہت شکریہ۔ امید ہے آپ کبھی پھر تشریف لائیں گے۔ خدا حافظ

اگلی صبح گھر جانے کے لیے گاڑی میں سوار ہوا تو تازہ اخبار پر نگاہ پڑی دو کالمی خبر کے اوپر جلی سرخی تھی اور پھر ذیلی سرخی '' ٹاؤن کمیٹی کے ارکان چنڈال چچے ہیں'' ممتاز پروفیسر کا سائنس پر لیکچر۔

رپورٹ میں لکھا تھا'' معروف سائنس دان عبدالرب نے مقامی میونسپل ہال میں ایک عظیم اجتماع کے سامنے نہایت دلچسپ لیکچر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم ریڈیو تابکاری سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور مزید فرمایا کہ ٹاؤن کمیٹی کے ارکان چنڈال چچے ہیں۔ مقرر نے ایٹم کی بناوٹ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ان کے ذہن میں مذبح کی تعمیر کے ضمن میں رشوت ستانی کے متعلق شدید شکوک تھے لیکن انہوں نے مصلحتاً خاموشی اختیار کی پروفیسر صاحب کی تقریر سامعین نے انتہائی توجہ سے سنی اور بار بار تالیاں بجا کر ان کو داد دی۔ تقریر کے انجام پر حاضرین نے جناب مقرر سے ایک بار پھر اسی شہر میں آ کر لیکچر دینے کی التجا کی۔

سو یہ ہے جناب رپورٹر کا طریقہ واردات لیکن کیا میں اس کی اس حرکت پر ناراض ہوا؟ بالکل نہیں آخر کیوں ناراض ہوتا؟ کیا اس نے اپنی رپورٹ میں نہیں لکھا تھا کہ میں نے ایک عظیم اجتماع کے سامنے تقریر کی تھی اور بار بار تالیاں بجانے کا ذکر نہیں کیا تھا؟ حالانکہ ہال میں بمشکل پچاس ساٹھ آدمی تھے۔ کیا اس نے سامعین کی دلچسپی اور بار بار تالیاں بجانے کا ذکر نہیں کیا تھا۔ حالانکہ تالیاں بجتیں تو رپورٹر سے بہتر میں سن سکتا تھا کیوں کہ وہ اُس وقت ہاکی میچ دیکھ رہا تھا۔ آپ سچ جھوٹ کو جانے دیں یہ دیکھیں کہ آخر ایک مقرر کو اس سے بہتر کیا رپورٹ چاہیئے۔

جہاں تک ارکان کونسل کی رشوت ستانی اور خبر کے عنوان کی سنسنی خیزی کا تعلق ہے تو یہ بے چارے رپورٹر کا قصور نہیں ہمارا ہے! صبح کے اخبار میں ایسی چیختی چنگھاڑتی

باقی صفحہ ۳ پر

کنارے کنارے

منور احمد خالد، کوبلنز

کہتے ہیں سمندر کا کنارہ نہیں ہوتا۔ نہ ہی دنیا کا کنارہ ہے مگر زمین کا کنارہ ہوتا ہے اسی لیے غیب کی خبریں دینے والے مالک کُل نے اپنے پیارے کو یوں خوشخبری دی کہ، (میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا) اور حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے ایک شعر میں کیا ہی خوب فرمایا تھا کہ،

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رُخِ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

جب مجھے پتہ چلا کہ'' شمع رُخِ انور'' سات سمندر پار دنیا کے کناروں کے دورہ پر جارہی ہے۔ تو ایک شدید خواہش نے دعا کی شکل اختیار کرلی کہ اے اللہ تو ہی انتظام کر کہ میں بھی وہاں جا سکوں اور اس خدا نے جسکا وعدہ ہے کہ میں ایسی جگہ سے دیتا ہوں جہاں سے تم کو گمان بھی نہیں ہوتا اور میرے ساتھ بھی یہی ہوا اب کسی بہانے کی گنجائش نہ تھی اور جیسا کہ ابتدائی علم تھا کہ آسٹریلیا اور جاپان کا پروگرام ہے ہم نے بھی فرنکفرٹ، ٹوکیو، سڈنی اور سڈنی، ٹوکیو، فرنکفرٹ، جاپان ایئر لائن کی ٹکٹ لے لی جس پر واپسی میں 6 راتیں جاپان میں قیام کی قانونی گنجائش تھی جو انہی تاریخوں میں رکھی جن تاریخوں میں جاپان میں پروگرام تھا۔ دو ہی روز قبل گروس گیراؤ کے منور واڑنچ صاحب سے بات ہو رہی تھی جو حال ہی میں اپنی والدہ کا جنازہ لے کر پاکستان گئے اور آئے تھے انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ لمبے سفر میں Leg free seat لینا جو ہنگامی دروازوں کے پاس ہوتی ہے اور اس میں ٹانگیں سیدھی کرنے، کسی کو تکلیف دیئے بغیر اُٹھنے، تھوڑا چل پھر لینے کی گنجائش ہوتی ہے اور تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ مگر اس کے لیے دو تین گھنٹے پہلے جانا ضروری ہے تا کہ کسی کو الاٹ نہ ہو چکی ہو چنانچہ 11 اپریل کی شام ہم فرنکفرٹ سے جاپان ایئر لائن کی فلائٹ پر سوار ہونے کے لیے چل پڑے۔ ہمیں ڈاکٹر پرویز پروازی کا سورج کے ساتھ ساتھ چلنے کا کارنامہ تو یاد تھا اور سچ تو یہ ہے کہ اِسے پڑھکر ہی ہم نے لکھنے کی کوشش شروع کی تھی جو اب عادت بن چکی ہے۔ لیکن سورج کے مخالف نہ وہ چلے نہ ہمارا تجربہ تھا۔ اس لیے تین گھنٹے پہلے ہی کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔ آداب کہنے اور شکریہ ادا کرنے کے دو جاپانی الفاظ'' کونی چُوا''، اور'' آری گاتو'' سے تو ہم گذشتہ 20 سال سے واقف تھے جب ہمارے بھانجے منیب اور بھتیجی عقیلہ، جاپان میں ہوتے تھے اور اس خوبصورت ملک کو دیکھنے کی شدید خواہش تھی۔ کاؤنٹر پر بیٹھی محترمہ کو ہم نے " کونی چُوا" کہا، اور جب میں نے اُن سے Lag free seat کی درخواست کی اس نے کہا ضرور بلکہ سیٹ بھی وہ دونگی جو درجہ اولیٰ کے قریب تر ہے اور نہ صرف فرنکفرٹ سے ٹوکیو بلکہ ٹوکیو سے سڈنی تک بھی اس نے leg فری سیٹ کے بورڈنگ کارڈ بنا دیئے جس پر ہم نے'' آری گاتو'' کہا تو وہ بڑی دیر تک گردن جھکا جھکا کر شکریہ کا جواب دیتی رہیں، سامان ایئر لائن کے حوالے کیا۔ آخر وہ وقت آن پہنچا جب ہمیں جہاز پر بیٹھنے کی دعوت دی گئی۔ وہ جو کسی نے کہا

زندگی میں دو ہی گھڑیاں مجھ پہ گذری ہیں کٹھن
اک تیرے آنے سے پہلے اک تیرے جانے کے بعد

اسی طرح ہوائی سفر میں بھی دو ہی گھڑیاں کٹھن ہوتی ہیں ایک جہاز کے اوپر چڑھتے وقت اور دوسری اترتے وقت چنانچہ ان مواقع پر لوگ اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق مختلف قسم کی حرکات کرتے ہیں ہم بھی سفر کی قرآنی دُعاوں کا ورد کرتے رہے جہاز اڑا تو اسکی ٹی وی سکرین پر اسکی رفتار اونچائی اور پرواز کا رُخ دکھایا جا رہا تھا۔ مگر یہ کیا جاپان تو مشرق میں ہے مگر جہاز کا رُخ شمال کی طرف ہے مغربی روس کی ریاستوں کی طرف سے ہوتا ہوا بحیرہ بالٹک کے اوپر اور سویڈن سے فن لینڈ کی طرف ہے اب تو بے چینی سے پہلو بدلنے لگے کہ ضرور ہم غلط گاڑی پر سوار ہو گئے ہیں قبل اس کے کہ ہماری بے چینی بے اختیاری بن کر کوئی غلط قدم اٹھاتی جہاز نے اپنا رُخ مشرق کی طرف کرلیا اور ہم اس گتھی کو سلجھانے میں لگ گئے۔ آخر خواجہ منظور احمد صاحب کا پڑھایا ہوا جغرافیہ یاد آنا شروع ہوا کہ زمین گول مگر بیضوی گول ہے جو درمیان سے موٹی اور قطبین سے کم موٹی۔ اس لیے زمین کے گرد چکر لگانے کے لیے سب سے لمبا فاصلہ خط استوا ہے پھر خط سرطانی اور جدی اور اگر اِن سے بھی آگے چلے جاو تو قطبین پر یہ فاصلہ ختم ہو جاتا ہے۔ تب ہمیں جاپانیوں کی ہوشیاری اور ہنر مندی کی تعریف کرنا پڑی اب HELSINKI سے آگے جہاز روس اور سفید سمندر WHITE SEA کے کنارے کنارے اُڑ رہا تھا۔ سمندر اور خشکی الگ الگ نظر آ رہے تھے۔ نقشے پر دور نیچے کوہ یورال کی پہاڑیاں دکھائی جا رہی تھیں جس پر مجھے تاتاریوں کی یاد آئی کہ جنہوں نے کبھی گھوڑوں کی ننگی پیٹھوں پر بیٹھ کر آدھی دنیا کو لتاڑ ڈالا تھا مگر آج،

'' دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو''

کی تصویر بنے بیٹھے ہیں۔ برفانی سائبیریا کے اوپر سے ہوتے ہوئے جہاز نے ایک بار پھر قوس کی شکل میں جنوب کا رُخ کیا گویا اب وہ جاپان ہی جا رہا تھا رات نو بجے کے چلے ہوئے اگلے دن بعد دوپہر ساڑھے تین بجے جاپان کے narita ایئر پورٹ پر پہنچ گئے جہاں ہمارا 6 گھنٹے قیام تھا اس کے بعد دوسرے جہاز سے سڈنی روانہ ہونا تھا ہم نے احتیاطً منیب صاحب کے ایک دوست نعیم صاحب کو فون کر کے درخواست کی کہ اگر وہ یہ 6 گھنٹے ہمارے ساتھ گزار سکیں، انہوں نے وعدہ کرلیا۔ جب ہم ایئر پورٹ سے باہر آئے تو نعیم صاحب کو نہ پا کر تشویش ہوئی، سوچا اُن کو فون کریں، مگر

باقی صفحہ ۳ پر

مریضوں کی عیادت،ایک فرض،ایک عبادت

(منیر احمد منور مربی سلسلہ ہمبرگ جرمنی)

اسلام ایک دین فطرت ہے اور انسانی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں ایسے احکامات عطا فرماتا ہے جس پر عمل کر کے ایک مسلمان معاشرہ اجتماعی طور پر بھی راحت، آرام، امن اور باہمی اخوت اور محبت پر مبنی ماحول پیدا کرسکتا ہے تمام اسلامی احکامات اور نصائح انفرادی اور اجتماعی امن اور سکون کی ضمانت ہیں۔ اسلامی معاشرے میں باہمی ہمدردی، اخوت اور بھائی چارہ پیدا کرنے کے لیے جو ہمہ گیر نصائح اور ہدایات دی گئی ہیں ان میں سے ایک ہدایت مریضوں کی عیادت اور تیمارداری کرنا ہے۔ مریض ہونا یا بیمار پڑ جانا انسانی لازمہ ہے۔ اس کا تجربہ اور مشاہدہ ہر انسان کو ہوتا ہے اس حالتِ تکلیف میں اگر مریض کی ہمت نہ بندھائی جائے اور اس کی حوصلہ افزائی اور دل جوئی نہ ہو تو اس کی بیماری میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے جبکہ بیماری کے عالم میں ہمدردی کے دو بول اور مُسکراتے چہرے کے ساتھ عیادت کرنا مریض کی بیماری کے خلاف جدوجہد کرنے کے لیے اس کے دل میں ہمت، حوصلہ اور اُمنگ پیدا ہوتی ہے بیماری انسان کے دل میں مایوسی پیدا کرسکتی ہے لیکن مریض کی عیادت سے جب اُسے پتہ چلتا ہے کہ اُس کے چاہنے والے اور اس سے پیار کرنے والے موجود ہیں تو اس میں جینے کی اُمنگ پیدا ہوتی ہے اور مریض جلد صحت یاب ہو جاتا ہے پیغمبر خداﷺ نے اس نفسیاتی نکتے کو اپنی ایک حدیث میں یوں بیان فرمایا ہے حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورﷺ نے حکم دیا کہ ہم بیمار کی عیادت کریں، جنازے کے ساتھ جائیں، چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دیں، قسم کھانے والے کو اس کی قسم پورا کرنے میں مدد دیں مظلوم کی مدد کریں اور دعوت کے لئے بُلانے والے کی دعوت قبول کریں اور سلام کو رواج دیں (بخاری کتاب الادب باب تشمیت العاطس)

آنحضورﷺ کے اس ارشاد کو راوی نے ،،امر،، کے صیغہ میں بیان کر کے اسکی تاکیدی حیثیت اور اہمیت کو واضح کیا یعنی آنحضورﷺ نے مریض کی عیادت کا حکم دیا ہے اس حدیث میں جن امور کے حکم دینے کا ذکر ملتا ہے وہ تمام امور ایک معاشرے میں امن، رواداری بھائی چارہ اور سکون پیدا کرنے والے کے باوجود وہ اختلاف باعثِ رحمت بن جائے گا اور باہمی سلام کرنے، ایک دوسرے کے گھر دعوت قبول کر کے جانے چھینک کے جواب میں (یَرحَمُکَ اللہ) اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہنے اور جنازہ کے ساتھ جانے کے ذریعے وہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور باہمی ناراضگی زیادہ دیر چل ہی نہیں سکتی

مریض کی عیادت کے ضمن میں آنحضورﷺ نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا مُنادی صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے تیرا چلنا مبارک ہو جنّت میں تیرا ٹھکانا ہو (ترمذی باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان)

صحیح مسلم میں ایک روایت ہے جس میں آنحضورﷺ نے ایک تمثیل کی شکل میں عیادتِ مریضاں کی اہمیت بیان فرمائی ہے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابنِ آدم میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ اس پر وہ جواب دے گا تُو رب العالمین ہے تُو کیسے بیمار ہوسکتا ہے اور میں تیری عیادت کس طرح کرتا۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو اُس کی عیادت کے لیے نہیں گیا تھا کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اُسکی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور اس کی عیادت میری عیادت ہوتی۔ اے ابن آدم مَیں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا وہ کہے گا۔ اے میرے ربّ! تُو تو ربّ العالمین ہے، کھانے سے بے نیاز ہے، میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے یہ علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا۔ اور تو نے اُسے کھانا نہیں کھلایا تھا کیا تجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تُو نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہوتا۔ اے ابن آدم! مَیں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تُو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ! تُو ربّ العالمین ہے' پیاس سے بے نیاز ہے میں تجھے کیسے پانی پلاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تُو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو گویا تُو نے یہ مجھے پانی پلایا ہوتا اور اس کا ثواب میں تجھے دیتا (مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادۃ المریض)

اس ارشادِ پاک سے پتہ لگتا ہے کہ مریضوں کی عیادت کے فریضہ کو کس قدر اھمیت حاصل کہ خدا تعالیٰ کے ایک بندے کی عیادت نہ کرنے والے کے بارے میں فرمایا گیا ہے کے اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی عیادت نہیں کی پس اگر ہم اس خلق کو اپنے اندر پیدا کر کے مریضوں کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے لیے ان کی تیمارداری کرتے ہیں تو یہ بات خُدا کو خوش کرنے کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے آنحضورﷺ کی سیرت سے ہمیں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ آپ نہ صرف مریضوں کی عیادت کرتے بلکہ آپ اُن کی دلجوئی کے لیے نہایت شیریں کلام فرماتے چنانچہ حضرت اُمّ علاءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں بیمار تھی اور آنحضورﷺ عیادت کے لیے میرے ہاں تشریف لائے اور میری تسلّی کے لیے فرمایا۔ اُمّ علاءؓ! بیماری کا ایک پہلو خوش کن بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے ایک مسلمان کی خطائیں اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے (ابو داود کتاب الجنائز عیادۃ النساء)

اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم بھی جب کسی مریض کی عیادت کے لیے جائیں تو ایسی گفتگو کریں جس سے اسکی حوصلہ افزائی ہو اور ہمت بندھے بعض لوگ ایسے موقعہ پر بے موقع بیماریوں اور موتوں کا قصہ چھیڑ بیٹھتے ہیں جس سے مریض پر منفی اثر پڑتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے اور بلاوجہ دیر تک بیٹھے رہنا بھی مناسب نہیں ہوسکتا ہے مریض نے آرام کرنا ہو۔ دوران عیادت مریض کو نصیحت کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ آنحضورﷺ کی سنت ہے ابن ماجہ میں ہے کے ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہؓ بیمار ہوئے، آنحضورﷺ عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا نماز پڑھو کیوں کہ نماز میں شفا ہے اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بعض لوگ جو معمولی معمولی عذروں کی بناء پر نماز ترک کر دیتے ہیں وہ دراصل اپنے آپ کو شفاء سے محروم کر کے بیماری کو اختیار کر لیتے ہیں مسلم شریف میں وہ دعا بھی ریکارڈ ہے جو آنحضورﷺ مریضوں کی عیادت کے وقت کرتے تھے حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضورﷺ جب اپنے کسی رشتہ دار کی عیادت کے لیے آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اس کے سر پر پھیرتے اور یہ دُعا کرتے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاْسَ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَآ ؤُکَ شِفَآءً لَا یُغَا دِرُ سَقَماً یعنی اے اللہ جو لوگوں کا ربّ ہے اس بیماری کو دور کر دے اور اسے شفاء دے کہ تُو ہی شفاء دینے والا ہے تیری شفاء کے سوا کوئی شفا نہیں تو ایسی شفا دے جو بیمای کا کچھ بھی اثر نہ چھوڑے۔

خادم رسول حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ آنحضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مریضوں کی عیادت کرو اور ان سے درخواست بھی کیا کرو کہ وہ تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کیوں کہ بیمار کی دُعا مقبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ آنحضورﷺ کی پاکیزہ سیرت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ مریضوں کی تیمارداری میں مسلم یا غیر مسلم کی تمیز نہ کرتے تھے بلکہ مریض کی خاص انسانی ہمدردی کی بناء پر عیادت فرماتے آپ کے خدّام اور خدمت گار ملازمین بھی آپ کے اس خُلق حسن سے متمتع ہوتے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضورﷺ کا خادم تھا وہ بیمار ہو گیا۔ آنحضورﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اس کے سرہانے بیٹھ کر حال احوال پوچھا اور اسلام قبول کرنے کی بھی تحریک فرمائی لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا تھا اس کے باپ نے کہا حضورﷺ کی بات مان لو چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا حضورﷺ خوشی خوشی وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے سب تعریفیں اس اللہ جلّ شانہ کے لیے ہیں جس نے اس نوجوان کو دوزخ کی آگ سے بچا لیا (بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات ھل یصلی علیہ)

قارئین کرام مندرجہ بالا سطور میں آنحضورﷺ کے ارشادات اور پاکیزہ سنّت کے حوالہ سے مریضوں کی عیادت کا جو تذکرہ ملتا ہے۔ اس سے ہمیں پیارے رسولﷺ کی پیروی کی سنت سے اپنے اپنے دائرۂ تعلقات میں مریضوں کی عیادت کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ آج کے دور میں جب کہ انسان بہت مصروف ہوگیا ہے اُن اخلاق حسنہ کو زندہ کرنے کی ذمہ داری احمدیوں پر ہے جو معدوم اور مفقود ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو معاشرے میں اسلامی اخوت کا رنگ پیدا کرنے کے ضمن میں آنحضورﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں اور ہمیں اس دنیا میں ایک جنت نظیر معاشرہ بنانے کی توفیق ملے۔ (آمین ثم آمین)

بقیہ۔ اخباری رپورٹر

سرخیاں ہم قارئین کی ضرورت ہیں۔ اور رپورٹر نہایت فرض شناسی سے ہماری یہ ضرورت پوری کر دیتا ہے۔ سو اس غریب سے خفا نہ ہوں۔ اسے نوٹ بک اور پنسل اٹھائے رات کی تاریکی میں سنسنی کی تلاش میں گلی کوچوں میں نکل جانے دیں۔ میری دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔

(از کتاب بدیسی مزاح، کرنل محمد خان)

بقیہ۔ جلسہ سیرت النبیﷺ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر خدام کو جو نصائح سو مساجد کے حوالہ سے کی تھیں، اس کی ویڈیو بھی دکھائی گئی۔ نیز نیشنل امیر صاحب جرمنی کی ایک تقریر بھی سنائی گئی۔

آخر میں خلافت کے موضوع پر محترم مولانا منیر احمد صاحب منور نے تقریر کی۔ دعا کے کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری تین سو تھی۔

(رپورٹ۔ جنرل سیکرٹری ملک محسن)

بقیہ۔ کنارے کنارے

کیسے، مقامی فون کارڈ کس طرح لیں، آخر ایک جاپانی محترمہ سے اشاروں کنایوں میں بات کی تو وہ سمجھ گئیں اور یہاں مجھے جاپانیوں کی پہلی اخلاقی خوبی سے واسطہ پڑا کہ آپ اُن سے کوئی درخواست کریں تو وہ اپنا کام کاج چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہو لینگے اور جب تک آپکا کام نہ ہو جائے اور آپ مطمئن نہ ہو جائیں وہ بے چین رہیں گے۔ (باقی آئندہ)

Vol. 11 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 7
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

زمینی ماحولیات پر انسانی یلغار

(مرتب، مرزا عبدالحق)

آبادی میں اضافہ

دنیا کی آبادی 35 سال قبل 1970 میں تقریباً 3 ارب (بلین) تھی جو حالیہ اعداد شمار کے مطابق 6 ارب سے زائد ہوگئی ہے ظاہر ہے کہ اس عرصہ میں افراد کی تعداد کے ساتھ ان کے استعمال میں روزمرہ کی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے کاروں جہازوں اور ماہی گیروں کی کشتیوں سمیت دخانی جہازوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اس وسعت اور اضافہ کا ہمارے زمینی وسائل اور زمینی ماحول سے اب کوئی تناسب نہیں رہا کیوں کہ اس سے پانی کے ذخائر، جنگلوں، فی کس زرعی رقبہ پر بے تحاشا دباؤ اور مچھلیوں کی طلب میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔

ماحولیات پر بد اثرات

صنعتی ترقی میں پھیلاؤ کے سبب جنگلوں میں بے دریغ کٹائی کے باعث خشک سالی کے آثار لمبے ہو رہے ہیں۔ زمین کے قدرتی سرسبز حسن میں بسنے والے پرندے چوپائے، رینگنے والے جانور، نیلگوں پانی کی لہروں ساتھ کھیلنے والی مچھلیاں اور سمندروں میں پائے جانے والے جسیم کچھوے، فضائی و آبی ماحولیات میں آلودگی کے باعث بعض تو اپنی انواع ونشان ہی کھو بیٹھے ہیں۔ اور چند ایک معدوم ہونے کو ہیں۔ اضافہ آبادی سے زرعی رقبہ اور پانی کے وسائل پر بدترین اثرات مترتب ہوئے ہیں۔ ہر چھٹا شخص بھوک اور غذائی کمی کی زد میں ہے۔ کوئلہ، تیل ،گیس اور ایندھن سے تقریباً 160 بلین کاربن کے اخراج سے فضائی آلودگی کے باعث اور گرین ہاوس گیسوں کی زیادتی سے کرۂ ارض کے درجہ حرارت میں اضافہ ہوا ہے۔ موسموں کے بے ہنگم بگاڑ، تبدیلی اور تباہی کا ذمہ دار فضا میں اور زیر زمین آلودہ گیسوں کے دباؤ میں اضافہ ہے۔ مثلاً گذشتہ دو سالوں 2004-05 میں سونامی ہولناک طوفان، امریکی ساحل سے بار بار ٹکرانے والے بادگرد طوفان اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں تباہ کن زلزلہ۔

کیمیکلز کے استعمال میں اضافہ۔

صنعت کاروں کی طرف سے روزانہ تین نئے سنتھیٹک کیمیاوی مادے متعارف کروائے جارہے ہیں۔ ان کیمیاوی مادوں کے بداثرات نامعلوم ہیں۔ کیڑے مار ادویات کے کثرت استعمال سے بھی زندگی پر بداثرات پڑ رہے ہیں اور اس کے ردعمل میں کیٹروں کے نئے روپ اور فصلوں پر نئی بیماریوں کی شکل میں اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ یورپ میں مشہور DDT کیڑے مار کیمیاوی دوا کے ماحولیات اور انسانی زندگی کے لیے خطرناک ہونے کے باعث استعمال پر پابندی ہے۔

سمندری وسائل پر دباؤ

متعدد ممالک نے سمندری خوراک کے حصول اور برآمدت میں معتدبہ اضافہ کیا ہے نیز غیر محتاط استعمال سے نہ صرف مچھلیوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے بلکہ بعض اقسام معدوم ہونے کے قریب ہیں جس سے ماہی گیروں کی بدحالی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

سمندری آلودگی

کسی حادثہ کے باعث تیل بردار جہازوں پر لدا ہوا کئی ملین بیرل تیل سطح آب پر پھیل جاتا ہے اور کئی ماہ تک آبی جانوروں کے لیے پریشانی اور ملحقہ ساحلوں بالخصوص ٹورسٹ ایریا کے لیے دردسر بنا رہتا ہے۔ ساحل پر کام کرنے والے لاکھوں افراد کا روزگار متاثر ہوتا ہے۔ اس سبیل میں جوہری توانائی کی راکھ (فضلہ) بھی آتا ہے۔ خواہ غیر آباد جزیروں میں ہو تو بھی اس کے بداثرات بلا امتیاز انسانوں، حیوانوں اور سبزہ زاروں پر نصف صدی سے زائد عرصہ تک ممتد ہو سکتے ہیں

پہلی موٹر کار۔ اور غیر محتاط طرز عمل کے منفی اثرات

آٹو انجن (موٹر کار) نے انسان کی نقل مکانی میں سہولت تو پیدا کر دی ہے مگر تیل کے اندھا دھند استعمال اور آٹو موبائل صنعت کی تیز رفتار ترقی سے ماحولیات پر معکوس اثرات بھی مترتب ہوئے ہیں۔ پہلی گیسولین پیٹرول موٹر کار 1885 میں جرمنی کے فریڈرک بنز BENZ نے تیار کی تھی جسکی رفتار صرف 9 کلومیٹر تھی۔ اگرچہ یہ رفتار گھوڑے کی دوڑ سے بھی کم تھی تاہم یہ نقطہ آغاز تھا جہاں سے آٹو موبائل صنعت کی محیر العقول ترقی کو عروج حاصل ہوا۔ تیل گو کہ کئی عشروں سے زیر استعمال تھا مگر صرف گھروں کے لیمپ روشن کر پاتا تھا۔ کاروں اور ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے تیل (پٹرول) کی طلب میں بے حد اضافہ ہوا۔

پہلے تیل کے کنویں کی 1908 میں دریافت سے بڑی طاقتوں کی اس میں دلچسپی بڑھنے لگی۔ موقع کو غنیمت جانتے ہوئے (BP) برٹش پیٹرولیم نے فوری طور پر حقوق حاصل کر لیے اس نے پیٹرولیم کے دنیا میں سب سے بڑے ذخیرہ گاہ قائم کیے پھر ہر کوئی تیل کی ضرورت میں ان کی اجارہ داری کا محتاج ہو گیا۔ 25 سال بعد امریکہ بھی اس دوڑ میں شامل ہو گیا۔ چنانچہ مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں ARAMCO (عرب امریکن آئل کارپوریشن) کے قیام سے مغرب کی اجارہ داری اور بھی مضبوط ہو گئی تیل کے بڑے ذخائر کی دریافت اور تیل کی وسیع پیمانے پر برآمدات نے عالمی معیشت میں صنعتی ممالک کو تیل برآمد کرنے والے ممالک پر انحصار کرنے پر مجبور کر دیا جس سے سیاسی رقابت ابھرنے لگی اس سیاسی کشمکش کے شاخسانے ہی تھے کہ کویت کے تیل کے کنویں نذر آتش ہو کر "دخان مبین" یعنی سیاہ بادل اگلنے لگے۔

شاہراؤں کی تعمیر اور تفریح گاہوں میں اضافہ

جابجا فیکٹریوں اور ملوں میں وسیع روزگار اور زندگی میں آسائش اور تنوع کے باعث آبادی کا رجحان شہروں کی طرف بڑھنے لگا۔ صنعتی فروغ سے آمدورفت کے ذرائع میں شاہراؤں کی ضرورت روز بروز بڑھنے لگی چنانچہ 60 کی دہائی میں آبادیوں سے ذرا ہٹ کر وسیع پختہ دو رویہ سڑکیں بننے لگیں جن پر جگہ جگہ ٹھہرنے اور کھانے پینے کی سہولتوں سے جہاں روزمرہ آمدورفت میں اضافہ ہوا تو لوگوں کو تفریح کے زیادہ مواقع میسر آنے لگے بڑی بڑی وسیع تفریح گاہیں (گرینڈ کنائین، ڈزنی پارک ،سفاری پارک) میوزیم اور چڑیا گھر تعمیر ہونے لگے۔ مشینوں اور کاروں کی کثرت سے آلودگی میں اضافہ ہونے لگا زرعی اور جنگلاتی رقبہ میں کمی آنے لگی۔ اور اس طرح انسانی ترقی کی یلغار نے خود اپنا ماحول خراب کر لیا۔

(اس مضمون کی تیاری میں انٹرنیٹ کے صفحہ www.science news.com, سے مدد لی گئی۔)

بقیہ۔ اجتماع خدام الاحمدیہ

کے اعلیٰ اخلاق کی مثالیں بیان فرمائیں اور تلقین فرمائی کہ قرآن کریم کو، احکامات کو پڑھیں سمجھیں اور اپنی زندگیوں میں ڈھالیں۔

اجتماع کی مجموعی حاضری دس ہزار کے قریب رہی۔

2530 زائرین شامل ہوئے۔

اس اجتماع کے موقع پر تین ممالک سے مجلس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان نے شمولیت کی۔

(رپورٹ۔ مبارک احمد شاہد، سیکرٹری اجتماع)

خبریں

انسانی اعضاء کی فروخت

پیوندکاری کے ماہر برطانوی سرجنوں نے چین پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ موت کی سزا پانے والے ہزاروں قیدیوں کے اعضاء پیوندکاری کے لیے ہر سال بیچتا ہے اور یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

چینی حکام نے الزام کی تردید کی ہے۔

خلا میں قبلہ کس طرف ہوگا

ملائشیا کی قومی خلائی ایجنسی اس بات کا پتہ چلانے کی کوشش میں مصروف ہے کہ مسلم خلاباز خلا میں کس طرح اسلامی شعائر (نماز پنجگانہ) کی پابندی کر سکتے ہیں۔

مسلم خلاباز اس تجسس کا شکار ہیں کہ وہ دوران پرواز کس طرح نماز ادا کر سکیں گے۔ ان کا خلائی جہاز سفر کے دوران نوّے منٹ میں زمین کے گرد اپنا ایک چکر مکمل کرے گا اور اس طرح ان خلابازوں کے پاس پانچوں نمازوں کی ادائیگی کے لیے صرف نوّے منٹ کا وقت ہو گا۔ اٹھائیس ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرنے والے اس جہاز میں قبلے کی سمت بھی ہر لحہ تبدیل ہوتی رہے گی۔ خلابازوں کو درپیش ایک اور مسئلہ وضو کا ہے۔ خلائی جہاز میں کشش ثقل کی مکمل موجودگی نہ ہونے سے پانی کا انسانی اعضاء پر بہانا ممکن نہیں۔

مساجد میں خواتین مبلغ

مراکش میں پہلی مرتبہ پچاس خواتین کو باقائدہ سرکاری مبلغ کے طور پر مساجد میں تعینات کیا گیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد اسلام کو ایک روادار مذہب کے طور پر پیش کرنا ہے۔

غیر مسلم سیاح سعودی عرب جاسکیں گے

سعودی عرب نے غیر مسلم سیاحوں کو ملک میں آنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب تک صرف مسلمانوں کو حج اور عمرہ کی ادائیگی کے لیے سیاحتی ویزے جاری کیے جاتے تھے، جبکہ غیر مسلموں کو کاروباری یا رہائشی ویزے جاری کیے جاتے ہیں۔ سعودی عرب نے پہلے کہا تھا کہ کسی ایسے شخص کو ویزہ نہیں دے گا جس نے کبھی اسرائیل کا دورہ کیا ہو لیکن بعد میں اس نے اپنا موقف تبدیل کر لیا اور یہ شرط ختم کر دی ہے۔

(بی، بی، سی، اردو، ڈاٹ، کام)